باب نمبر 1

پاکستان کی نظریاتی اساس

حصہ انشائیہ

تدریسی مقاصد: اس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ!

☆ نظریۂ کی اصطلاح کی تعریف و مفہوم بیان کر سکیں گے۔

☆ نظریۂ پاکستان کے اہم ماخذ سے واقفیت حاصل کر سکیں گے۔

☆ ہندوستان میں اسلامی دورِ حکومت کے دوران اسلام کی بنیادی اقدار، مسلمان مصلحین اور سماجی و ثقافتی حوالے سے نظریہ پاکستان کی وضاحت کر سکیں گے۔

☆ برصغیر کے مسلمانوں کی مذہبی، ثقافتی، سماجی و معاشی محرومی کے حوالے سے دو قومی نظریہ کے آغاز و ارتقا کو سمجھ سکیں گے۔

☆ علامہ محمد اقبالؒ اور قائد اعظم محمد علی جناحؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریۂ پاکستان کی تفہیم حاصل کر لیں۔

نظریہ کی تعریف، ماخذ اور اہمیت

سوال 1: نظریۂ کا مفہوم بیان کیجیے۔ نیز نظریہ کے ماخذ اور اہمیت پر روشنی ڈالیے؟

جواب: نظریۂ

برصغیر میں ''پاکستان'' کے نام سے دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست کا قیام بیسویں صدی کا اہم ترین واقعہ ہے۔ جس کے پسِ منظر میں ایک مضبوط نظریہ کار فرما تھا۔ نظریہ کے لیے انگریزی میں ''آئیڈیالوجی'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

نظریہ کی تعریف:

لفظ ''نظریۂ'' کی تعریف اور معانی کے لحاظ سے روزِ اول ہی سے سماجی دانشوروں کے درمیان اختلافِ رائے موجود رہا ہے۔ مختلف ادوار کے اربابِ علم و دانش اور محققین نے اسے اپنے اپنے انداز میں بیان کیا ہے۔ معنی کے لحاظ سے نظریہ سے مراد سوچ یا مقصد ہے جب کہ اصطلاحی معنوں میں نظریہ کی تعریف اس طرح بھی کی جا سکتی ہے:

۱۔ کسی شے کو وجود میں لانے کے لیے ذہن میں جو سوچ، فکر اور نقشہ ابھرتا اور قائم ہوتا ہے، نظریہ کہلاتا ہے۔

۲۔ کسی بھی مقصد کے حصول کے لیے بنایا گیا فکری خاکہ نظریہ کہلاتا ہے۔

۳۔ کسی خاص مقصد کے لیے کسی قوم کی اجتماعی سوچ کا ایک بات پر متفق ہو جانا بھی نظریہ کہلاتا ہے۔

۴۔ ایسی بات جو لوگوں کو متحد کر کے اس کے حصول کی کوشش پر آمادہ کر دے نظریہ کہلاتی ہے۔

نظریہ ''ورلڈ انسائیکلوپیڈیا کے مطابق:

''نظریہ ان سیاسی اور تمدنی اصولوں کا مجموعہ ہے جن پر کسی قوم یا تہذیب کی بنیادیں استوار ہوتی ہیں۔ یہ کسی قوم کی فطری نشوونما کے عمل میں مدغم بھی ہو سکتی ہے''

نظریہ ''ڈاکٹر جارج براس کے مطابق:

''عام زندگی کا کوئی ایسا پروگرام ، لائحہ عمل جس کی بنیاد فکر و فلسفہ پر استوار ہو، آئیڈیالوجی کہلاتا ہے۔

نظریہ کا مفہوم:

نظریہ سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ و تفکر پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل کے حل کے لیے کوئی لائحہ عمل بنایا گیا ہو۔

نظریہ کے ماخذ

مندرجہ ذیل عناصر کی وجہ سے لوگوں میں نظریات کی تشکیل ہوتی ہے۔

1۔ مشترکہ مذہب:

مذہب محض عبادات کا مجموعہ نہیں ہوتا بلکہ وہ کسی قوم کی پوری معاشرتی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ انیسویں صدی میں برصغیر پاک و ہند میں کئی ہندو تحریکوں مثلاً آریا سماج اور برہمو سماج وغیرہ نے جنم لیا۔ جن کا مقصد ہندوازم کی اشاعت و ترویج اور مسلمانوں کو نیچا دکھانا تھا۔ آریا سماج کے بانی پنڈت دیانند سرسوتی نے تو شدھی کے نام سے ایک پروگرام شروع کر دیا تھا۔ جس کا مقصد غیر ہندوؤں کو زبردستی ہندو یعنی شدھی (ہندو ذہن کے مطابق پاک صاف) بنانا تھا۔ برہمو سماج کا بانی راجا رام موہن رائے بھی مسلم دشمنی میں مسلمانوں کے خلاف تقاریر کرتا تھا۔ کانگرسی دورِ حکومت (39-1937ء) نے اس خیال کو مزید پختہ کر دیا کہ متحدہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے اپنی مذہبی شناخت اور پہچان برقرار رکھنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔

2۔ مشترکہ سیاسی مقاصد:

مشترکہ سیاسی مقاصد کے حصول کے لیے دنیا کی بیشتر اقوام نے اپنی آزادی کی جدوجہد کی۔ انگریزوں کی آمد سے برصغیر پاک و ہند میں جمہوریت کا تصور اُبھرا۔ جس میں حکومتی نمائندوں کے انتخاب کے عمل میں ووٹ کا استعمال کارفرما تھا۔ آبادی کے لحاظ سے برصغیر پاک و ہند میں مسلمان اقلیت میں تھے لہٰذا حکومت میں مسلمانوں کی شمولیت کا تناسب بھی کم تھا۔ نئے سیاسی نظام نے جو شعور دیا تھا اس کی وجہ سے مسلمانوں کا ایک الگ تشخص اُبھرنے لگا۔

3۔ مشترکہ تعلیمی مقاصد:

مشترکہ تعلیمی مقاصد بھی کسی قوم کے نظریہ کے ماخذ ہوتے ہیں۔ انگریزوں نے برصغیر پر تسلط کے بعد جو نظام تعلیم متعارف کرایا، اس میں انگریزی زبان کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ مسلم علماء نے ردِعمل کا اظہار کرتے ہوئے انگریزی زبان سیکھنے کو خلافِ اسلام قرار دیا اور بیشتر مسلمانوں نے نئے نظام تعلیم کو مسترد کر دیا۔ یہ ردِعمل ایک نظریے کی بنیاد پر ہوا تھا اور وہ نظریہ اسلام تھا۔

4۔ مشترکہ معاشی مقاصد:

مشترکہ معاشی مقاصد کا شمار بھی کسی قوم کے نظریہ کے ماخذ میں شامل ہوتا ہے۔ 1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد ہندو انگریزوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لیے ان کو یہ بات سمجھانے میں کامیاب ہو گئے کہ جنگِ آزادی میں مسلمانوں کا کردار زیادہ تھا اور مستقبل میں بھی وہ یہ عمل دہرا سکتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں انگریزوں کا رویہ مسلمانوں کے ساتھ سخت ہوتا چلا گیا جس کے نتیجے میں مسلمان معاشی لحاظ سے پسماندگی کا شکار ہوتے گئے۔ مسلمانوں کو نظر انداز کر دیا گیا۔ اس صورتِ حال میں مسلمانوں کے لیے کاروبار اور تجارت کے مواقع ختم ہو گئے لیکن انھوں نے اپنے نظریے کو نہ چھوڑا۔

5۔ مشترکہ ثقافتی مقاصد:

مشترکہ ثقافتی مقاصد بھی کسی قوم کے نظریہ کے معرضِ وجود میں آنے کا سبب ہوتے ہیں۔ انگریزوں کے ہندوستان پر قابض ہوتے وقت اردو کو سرکاری زبان کی حیثیت حاصل تھی۔ اردو کیونکہ عربی رسم الخط میں لکھی جاتی تھی لہٰذا اسے اسلام اور مسلمانوں کے قریب تصور کیا جاتا تھا جب کہ ہندی دیوناگری رسم الخط میں لکھی جاتی تھی لہٰذا برطانوی حکومت میں اپنا عمل دخل بڑھنے کے ساتھ ہی ہندوؤں نے اردو کی جگہ ہندی کو سرکاری زبان کا درجہ دینے کا مطالبہ کر دیا۔ مسلمانوں کو ہندی پڑھنے لکھنے پر عبور حاصل نہیں تھا۔ ہندوؤں کے اس عمل نے مسلمانوں کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ وہ ان حالات میں متحدہ ہندوستان میں اپنے تشخص کو مزید برقرار نہیں رکھ سکیں گے۔

نظریہ کی اہمیت

نظریہ لوگوں کی سوچ کا عکاس ہوتا ہے۔ اقوام اسی وجہ سے زندہ نظر آتی ہیں۔ نظریہ انسان کے ایک دوسرے کے ساتھ قومی حقوق و فرائض کی وضاحت کرتا ہے۔ نظریہ قوم کو متحد رکھنے میں مدد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ نظریہ مقاصد کے حصول کے لیے ہر قسم کی مشکلات کا مقابلہ کرنے کی طاقت کا سرچشمہ ہوتا ہے۔ نظریہ مقاصد کے حصول کے لیے جدوجہد کا جذبہ پیدا کرتا ہے اور مقصد کے حصول کو یقینی بناتا ہے۔ نظریہ انقلاب کو جنم دیتا ہے اور اس کی وجہ سے نئی راہیں نکلتی ہیں۔

نظریہ کا وجود میں آنا:

کوئی بھی نظریہ فوراً وجود میں نہیں آتا بلکہ اس کے پیچھے کچھ واقعات کارفرما ہوتے ہیں۔ عام طور پر نظریہ معاشرے کے پسماندہ لوگوں کی محرومیاں ختم کرنے کے لیے وجود میں آتا ہے۔ اسے یوں بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ مشکل حالات اور سماجی دباؤ نظریے کو جنم دیتے ہیں اور معاشرے میں مشکلات اور مسائل کا شکار لوگ اس کی طاقت بنتے ہیں۔

امریکا میں مساوی حقوق کے لیے نظریہ:

طویل عرصہ بنیادی انسانی حقوق سے محرومی نے امریکا کے سیاہ فام افراد میں مساوی حقوق کے نظریہ کو جنم دیا۔ جو مساوی حقوق کے حصول کے ان کی جدوجہد کی بنیاد بنا۔

برصغیر پاک و ہند میں حقوق کے لیے نظریہ:

برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے اپنے سماجی و سیاسی حقوق کے حصول کے لیے جب جدوجہد شروع کی تو اس کی وجہ انگریزوں اور ہندوؤں کا ظالمانہ رویہ تھا جس نے مسلمانوں کے اندر آزادی کی لہر پیدا کی اور ان میں اپنے لیے علیحدہ وطن کے لیے نظریہ وجود میں آیا۔ لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ نظریہ کے پسِ پردہ تاریخ، روایات، رسم و رواج، مزاج، نفسیات اور مذہب جیسے عناصر کارفرما ہوتے ہیں۔ یہی عناصر کسی بھی نظریے کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔

نظریہ پاکستان کا مفہوم

سوال 2: نظریۂ پاکستان کا مفہوم اور اُس کے پسِ منظر کی وضاحت کیجیے۔

جواب: نظریۂ پاکستان کا مفہوم:

اسلامی نظریہ حیات نظریۂ پاکستان کی بنیاد ہے۔ نظریۂ پاکستان سے مراد برصغیر جنوبی ایشیا کے تاریخی حوالے سے مسلمانوں کا یہ شعور تھا کہ وہ اسلامی نظریۂ حیات کی بنیاد پر دوسری اقوام سے مختلف ہیں۔

ایک موقع پر قائداعظم محمد علی جناحؒ نے فرمایا تھا کہ ''پاکستان تو اسی روز وجود میں آ گیا تھا جب برصغیر کا پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا۔'' ''نظریہ'' کی تعریف کی روشنی میں ''نظریہ پاکستان'' وہ لائحہ عمل تھا جس کی بنیاد ایک خاص نظریہ یعنی ''اسلام'' پر رکھی گئی تھی۔ جس کو واضح کرنے کا مقصد اسلام کو ایک تہذیبی، ثقافتی، تمدنی، سیاسی اور معاشی نظام کے طور پر نافذ کرنا تھا۔

پاکستان کے قیام کا پسِ منظر:

پاکستان کا قیام ایک نظریے کے تحت عمل میں آیا، جو نظریۂ پاکستان کہلاتا ہے۔ نظریۂ پاکستان کو پاکستان کے وجود میں روح کی حیثیت حاصل ہے۔ جس کے بغیر پاکستان کے قیام کا کوئی تصوّر ممکن نہیں۔ تحریکِ پاکستان کے دوران مسلمانانِ ہند نے شعوری طور پر ایک نظریے کے تحت آزاد مسلمان مملکت کے قیام کی جدوجہد کی۔

ذیل میں نظریۂ پاکستان کی تعریف پیش کی گئی ہے:

۱۔ نظریہ پاکستان سے مراد ایک الگ خطہ زمین کا حصول ہے جس میں مسلمانانِ برصغیر قرآن و سنت کی روشنی میں اسلامی قدروں اور نظریات کو محفوظ کر سکیں اور اپنی زندگیاں اسلام کے روشن اصولوں کے تحت گزار سکیں۔

۲۔ تحریکِ پاکستان اور تعمیرِ پاکستان کے مجموعی تصور کو نظریہ پاکستان کہتے ہیں۔

۳۔ نظریۂ پاکستان وہ نظریاتی بنیاد ہے جس کے تحت برصغیر کے مسلمانوں نے اپنی شناخت، حقوق، علیحدہ وطن اور قومی فلاح و بہبود کے لیے جدوجہد کی۔

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

ہندوستان میں اسلامی دورِ حکومت کے دوران میں اسلام کی بنیادی اقدار مسلمان مصلحین اور سماجی وثقافتی حوالے سے نظریۂ پاکستان کی وضاحت

سوال 3: برصغیر پاک و ہند میں اسلامی دورِ حکومت کے دوران اسلام کی بنیادی اقدار کے حوالے سے نظریۂ پاکستان کی وضاحت کریں۔

جواب: نظریۂ پاکستان اور اسلام کی بنیادی اقدار:

نظریۂ پاکستان اسلامی جمہوریہ پاکستان کی روح ہے اور اس کی وجہ سے ہی یہ ارض پاک محفوظ اور سلامت ہے۔ پاکستان کے وجود کا انحصار اسی نظریہ پر ہے جس کی بنیاد پر یہ معرضِ وجود میں آیا۔ برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان اسی نظریہ کی رہنمائی میں قائم کیا اور یہی نظریہ اسے مضبوط اور مستحکم رکھ سکتا ہے۔

اسلامی اقدار:

برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان کے مطالبے کے وقت یہ طے کیا تھا کہ اسلام کے زریں اصولوں پر مبنی معاشرہ قائم کیا جائے گا جہاں اسلامی اقدار مثلاً انصاف، مساوات، آزادی اور رواداری کو فروغ دیا جائے گا۔ قیام پاکستان کے بعد قائداعظمؒ سے سوال کیا گیا کہ تقسیم کیے بغیر برصغیر میں مسلمانوں کو اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرنے کی آزادی ہے تو پھر پاکستان کا مطالبہ کیوں؟ آپ نے جواب میں فرمایا۔
''بھائی چارہ مساوات اور انسان دوستی ہمارے مذہب ثقافت اور تہذیب کی بنیادی باتیں ہیں۔ چونکہ ہمیں ان بنیادی انسانی حقوق کے ختم ہونے کا خدشہ تھا اس لیے ہم نے پاکستان کی تخلیق کے لیے جدوجہد کی۔''

پاکستان فلاحی اور مثالی ریاست:

قائدِ اعظمؒ کی نظر میں پاکستان کو ایک ایسا فلاحی اسلامی ملک بنانا تھا جہاں حقوق، انسانی آزادی، انصاف اور رواداری کارفرما ہونا تھی۔ اس طرح پاکستان دوسرے ممالک اور معاشروں کے لیے ایک مثال بن سکتا تھا تاکہ وہ بھی اس کے نقشِ قدم پر چل کر خوشگوار اور فلاحی صورت اختیار کر سکیں۔ نظریۂ پاکستان کو فلاحی اور مثالی ریاست کے قیام کی بنیاد سمجھا گیا۔

مسلمان مصلحین:

برصغیر میں دوقومی نظریے کا آغاز تو مسلمانوں کی آمد کے ساتھ ہی ہو گیا تھا۔ پھر مختلف مواقع پر اس نظریے کی وضاحت ترقی اور مضبوطی کے امکانات پیدا ہوتے گئے۔

مسلمان مصلحین اور دوقومی نظریہ:

سرسید احمد خان نے 1867ء میں صاف طور پر کہہ دیا تھا کہ ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں اور ایک دوسرے میں جذب نہیں ہوسکتیں۔ 1879ء میں مولانا جمال الدین افغانیؒ 1890ء میں مولانا عبدالحلیم شرر اور 1928ء میں مولانا مرتضٰی احمد میکش نے مسلمانوں کے لیے ایک الگ ریاست کے قیام کی بات کی۔ علامہ محمد اقبالؒ نے 1930ء میں خطبۂ الٰہ آباد میں مسلمانوں کی الگ ریاست کا تصور پیش کیا۔

برصغیر کے مسلمانوں کے معاشرتی اور ثقافتی حالات

برصغیر کی مسلم تہذیب وثقافت پر اسلام کے اثرات:

نظریۂ پاکستان ایک مخصوص طرز زندگی اور تہذیب وثقافت کی دعوت دیتا ہے۔ بلاشبہ برصغیر کی مسلم تہذیب وثقافت پر اسلام نے گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ برصغیر کے مسلمانوں کے منفرد نسلی وتمدنی، تاریخی ورثہ اور جغرافیائی ماحول کے زیرِ اثر بھی روایات نے نشوونما پائی۔ ایسے تمام طریقے جو اسلامی تعلیمات کے برعکس نہیں تھے وہ یہاں کے مسلمانوں کا ثقافتی ورثہ تھے اور آج بھی ہیں۔ برصغیر میں دوسری اقوام کے ساتھ رہ کر مسلمانوں نے اسلام کی ثقافتی اقدار کا خوب تحفظ کیا۔

اسلام ایک جمہوری نظام:

اسلام اپنی روح میں ایک جمہوری نظام ہے۔ اس میں شورائی طریقے کو اہمیت حاصل ہے اور اسلام میں قانون کی حاکمیت کو یقینی بنانا مقصد ہوتا ہے۔ نظریۂ پاکستان پر عمل درآمد ہی برصغیر کے مسلمانوں میں رواداری، انصاف اور جمہوریت کی جڑیں مضبوط ہونے کا سبب بنا۔

نظریۂ پاکستان کے مطابق جمہوریت ایک اہم ستون:

نظریۂ پاکستان میں جمہوریت ایک اہم ستون کی حیثیت رکھتی ہے۔ قومی تعمیر نو ملی جذبوں کی آبیاری، جمہوریت کی کامیابی اور اسلام سے وابستگی پر منحصر ہے۔

برصغیر کی مختلف ثقافتیں:

برصغیر میں کئی زبانیں بولنے والے مسلمان رہتے تھے اُن کی ثقافتیں، روایتیں، نسلیں اور سماجی ماحول مختلف تھے اور رنگ روپ میں بھی یکسانیت نہیں تھی۔ اس کے باوجود دینِ اسلام ہی وہ واحد طاقت تھی جو تمام مسلمانوں کو ایک قوم کے سانچے میں ڈھالے ہوئے تھی۔ اسلام کی رُو سے مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے اور مسلمان ہمیشہ اپنی پہچان اپنے مذہب کے حوالے سے کراتے تھے۔

علامہ اقبالؒ کے مطابق مسلم ملت کا حقیقی تصور:

علامہ اقبالؒ نے مذہبی بنیادوں پر زور دیا اور کہا کہ مسلمان دین اسلام کی وجہ سے ایک ملت ہیں اور ان کی قوت کا انحصار اسلام پر ہے۔ انھوں نے مسلم ملت کی اساس کے حوالے سے حقیقی تصور اپنے اشعار میں یوں پیش کیا۔

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمیؐ
اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

کانگریس اور برطانوی حکومت کی قائدِ اعظم کے خلاف مشترکہ قوت:

کانگریس اور انگریز حکومت کی مشترکہ قوت کی حیثیت سے قائدِ اعظمؒ اور آل انڈیا مسلم لیگ کے مضبوط ارادوں کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کر رہی تھی قائد اعظمؒ ان دونوں سے مسلمانوں کی آزادی کے لیے پُرعزم تھے۔ ہندوؤں کی عددی برتری اور انگریز حکومت کی بے پناہ طاقت مسلمانوں کو جدوجہد آزادی سے باز نہ رکھ سکی اور پاکستان معرضِ وجود میں آ کر رہا اور اس کی وجہ مسلمانوں کی نظریۂ اسلام سے غیر مشروط وابستگی تھی۔ قائد اعظمؒ اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں کے تحفظ کے لیے مسلسل کوشاں رہے اور مخالفتوں کے پہاڑ بھی اُن کا راستہ نہ روک سکے۔

مسلم قومیت کا تصور:

مسلم قوم نے اپنے عظیم قائد کی سربراہی میں اپنے آپ کو ایک مضبوط اور بھرپور قوم ثابت کیا اور ملی اتحاد کے ذریعے مسلمانوں کے جداگانہ قومیت کے تصور کو کامیاب بنایا۔ یہی تصور نظریۂ پاکستان کہلایا۔

پاکستان ایک اسلامی فلاحی ریاست اور اقلیتوں کے حقوق:

قائداعظمؒ نے دوٹوک الفاظ میں فرمایا تھا کہ پاکستان ایک مذہبی نہیں بلکہ اسلامی فلاحی ریاست ہوگی۔ یہاں غیر مسلم اقلیتوں کو مسلمانوں کے برابر درجہ ملے گا۔ وہ آزاد اور خوشگوار فضا میں سانس لے سکیں گے اور انھیں مسلمانوں کے برابر حقوق حاصل ہوں گے۔ اسلامی فلاحی ریاست میں رواداری اور انصاف کے تقاضے پورے کیے جائیں گے۔

قائداعظمؒ کے مطابق اسلامی ریاست کا تصور:

قائداعظمؒ نے 11 اگست 1947ء کو پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی میں اسلامی ریاست کے تصور کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

''آپ عبادت کے لیے اپنی مخصوص عبادت گاہوں میں جانے کے لیے آزاد ہیں۔ آپ کا تعلق چاہے کسی عقیدے سے ہو، ریاست کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ پاکستان کے تمام شہری مساوی ہیں اور انہیں مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔''

نظریۂ پاکستان سے آگاہی:

آج کی نوجوان نسل کو نظریۂ پاکستان اور قیامِ پاکستان کے مقاصد سے پوری طرح آگاہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ جذباتی رشتوں اور محبتوں کو قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ پاکستانی قوم کو نظریۂ پاکستان سے پوری طرح آگاہی فراہم کی جائے اور اس عظیم تحریک کا شعور دیا جائے جو حصولِ پاکستان کے لیے برصغیر میں چلائی گئی۔ پاکستان کے عوام کو مضبوط اور متحد رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ انھیں نظریۂ پاکستان کی اہمیت اور تحریکِ پاکستان کے رہنماؤں کی قربانیوں کا پوری طرح علم ہو۔ ملک بھر میں زبان، علاقہ اور صوبوں کی سطح پر نفرتوں کے خاتمے کے لیے نظریۂ پاکستان سے دِلی لگاؤ پیدا کرنا اشد ضروری ہے۔

نظریۂ پاکستان کے عناصر

سوال 4: نظریہ پاکستان کے بنیادی عناصر کون کون سے ہیں؟ اُن کی تفصیلاً وضاحت کریں۔

جواب: نظریہ پاکستان کی بنیاد اسلامی نظریہ حیات پر رکھی گئی ہے۔ نظریہ پاکستان کے بنیادی عناصر میں عقائد، عبادات، قانون کی حکمرانی، اخوت و مساوات اور عدل و انصاف شامل ہیں۔

نظریۂ پاکستان کے بنیادی اسلامی عناصر:

نظریہ پاکستان کے بنیادی اسلامی عناصر کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ عقائد:

عقائد میں توحید، رسالت، آخرت، ملائکہ اور الہامی کتابوں پر ایمان لانا شامل ہے۔ عقائد کے مجموعے کو ایمان کہتے ہیں۔ عقائد پر ایمان لانا ہر مسلمان کے لیے لازم ہے۔

ا۔ **عقیدۂ توحید:**

عقائد میں توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ وہ واحد اور یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ کوئی چیز اس کے علم سے باہر ہے۔ اقتدارِ اعلیٰ کا مالک صرف اسی کو تسلیم کیا جائے۔ اس کے مقابلے میں کسی کی برتری کو تسلیم نہ کرے، اس کے حکم کے مقابلے میں کسی اور کا حکم نہ مانے اور اس کے بنائے ہوئے قانون اور اصولوں کے مطابق اپنی پوری زندگی گزاریں۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلیٰ کلِ شَیُ ءٍ قَدِیُر

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔'' (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 20)

اِنّیُ جَاعِلٍ فِی الُارضِ خلیُفَة

ترجمہ: ''بے شک میں زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں'' (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 30)

اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق انسان کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نائب کی ہے لہذا مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قادرِ مطلق ہونے اور انسان کے نائب ہونے کے عقیدے سے خود بخود یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ انسان اپنی طاقت کی حد تک عمل پر قادر ہے لیکن اصل قدرت اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ انسان اپنی طاقت کے مطابق عمل کرے اور نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دے۔

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

۲۔ **عقیدۂ رسالت کا اقرار:**

ہر مسلمان کے لیے تمام انبیا مرسلین پر ایمان لانا دائرۂ اسلام میں آنے کی لازمی شرط ہے۔ قرآن مجید اور اسوۂ رسول ﷺ کو سرچشمۂ ہدایت ماننا اور حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول اور آخری نبی ماننا اور یہ ایمان رکھنا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، عقیدۂ رسالت کا لازمی جزو ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا؟ لوح و قلم تیرے ہیں

2۔ **عبادات:**

اسلامی عبادات وعقائد، عدل وانصاف، اخوت و بھائی چارا، مساوات اور شہریوں کے حقوق و فرائض جیسی اسلامی اقدار نظریۂ پاکستان کی اساس ہیں۔

ارکانِ اسلام:

اسلامی عبادات (ارکان اسلام) درج ذیل ہیں۔

ا۔ **توحید و رسالت:**

توحید و رسالت اسلام کا پہلا رکن ہے۔ توحید سے مراد اللہ کو وحدہ لاشریک ماننا اور عقیدۂ رسالت کا مطلب ہے کہ تمام رسولوں اور نبیوں پر ایمان لایا جائے۔ اور اس حقیقت کو تسلیم کیا جائے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول اور نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی اور نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ اسلام قبول کرنے کے لیے لازمی تقاضا یہ ہے کہ عقیدۂ رسالت کو دل وجان سے تسلیم کیا جائے اور کسی قسم کا بھی اس میں شک و شبہ نہ کیا جائے۔

۲۔ نماز:

اسلام کا دوسرا رکن نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر نماز کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ نماز کو مقررہ اوقات کے مطابق ادا کرنا فرض ہے۔ نماز ہمیں اپنے رب کے حضور حاضری کا احساس دلاتی ہے۔ پابندی وقت کا درس دیتی ہے۔ اطاعتِ امیر سکھاتی ہے۔ نماز امراء کے دلوں سے تکبر اور غرباء کے دلوں سے احساسِ کمتری دور کر کے انسانی مساوات قائم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

ترجمہ: ''بے شک نماز کا مومنوں پر اوقات مقررہ میں ادا کرنا فرض ہے۔'' (سورۃ النساء، آیت نمبر 103)

دراصل نماز قائم کرنا، دینِ اسلام کو قائم کرنے کا وہ نمونہ ہے جس کا مظاہرہ ہر روز ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا ایسا ہی نظام پورے معاشرے میں قائم ہونا چاہیے۔

یہ ایک سجدہ، جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

۳۔ زکوۃ:

اسلام کا تیسرا رکن زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ مالی عبادت ہے اور اسلام کے معاشی نظام کی مضبوطی کا ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے نظام کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں اکٹھی ہونے کے بجائے گردش میں رہتی ہے اور معاشرے سے غربت کے خاتمے کا باعث بنتی ہے۔ ہر صاحب نصاب مسلمان ہر سال اپنے مال کا اڑھائی فیصد حصہ اللہ کی رضا کی خاطر غربا و مساکین پر خرچ کرتا ہے۔ اسلام میں زکوٰۃ کو امرا کے مال میں غرباء کا حق قرار دیا گیا ہے۔ جسے ادا کرنا ان کی ذمہ داری ہے کیوں کہ:

اپنے لیے تو سب ہی جیتے ہیں اس جہاں میں
ہے زندگی کا مقصد اُوروں کے کام آنا

۴۔ روزہ:

اسلام کا چوتھا رکن روزہ ہے۔ تمام عبادات کی طرح روزہ بھی فرض کا بہترین اظہار ہے اور بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان قربت کا ذریعہ ہے۔ ماہ رمضان کے روزے ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہیں۔ روزہ انسان میں تقویٰ اور تزکیۂ نفس پیدا کرتا ہے۔ روزہ انسان میں احساس ذمہ داری، غریبوں سے ہمدردی اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نظر میں رہنے کا شعور جیسے معاشرتی اوصاف پیدا کرتا ہے۔

۵۔ حج:

اسلام کا پانچواں رکن حج ہے جو صاحبِ استطاعت لوگوں پر فرض ہے۔ حج دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کا سالانہ اجتماع ہے۔ تمام مسلمان ایک ہی جامۂ احرام میں رضائے الٰہی کے حصول کی مشترکہ تمنا دلوں میں لیے ایک مرکز پر جمع ہوتے ہیں اور پوری امت مسلمہ ایک منظم معاشرے میں سمٹ جاتی ہے حج کے موقع پر لَبَّیْک، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک کی پکار مسلمانوں کے اتحاد اور بھائی چارے کی ایسی مثال ہے جو دُنیا بھر میں کہیں نظر نہیں آتی۔

ایک ہوں مسلمؔ حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کرؔ تابہ خاکِ کاشغر

۳۔ قرآن وسنت کی روشنی میں قانون کی حکمرانی:

قانون کی حکمرانی اسلامی نظام کی اہم خوبی ہے۔ جس کی بنیاد اس تصور پر ہے کہ قانون کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہے۔ قرآن اور اسوۂ رسول ﷺ قانون کی بنیاد ہیں۔ اس قانون کے سامنے شاہ گدا برابر ہیں۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ اسلام کے نظام میں جمہوریت کی روح موجود ہے۔ حکمرانوں کو باہمی مشورے کے ذریعے فیصلوں کا پابند کر کے جمہوریت کی مہر لگا دی گئی ہے، شرط یہ ہے کہ تمام فیصلے قرآن وسنت کی روشنی میں ہوں۔

اخوت ومساوات:

اسلامی معاشرہ میں اخوت ومساوات خصوصی اہمیت کی حامل ہے۔ مدینہ منورہ میں جب اسلامی حکومت قائم ہوئی تو اس میں اخوت اور مساوات مثالی تھی۔ آج بھی اسلامی معاشرہ اسی اخوت و بھائی چارے اور مساوات کا متقاضی ہے جو ''مواخاتِ مدینہ'' میں نظر آئی تھی۔ قبل از ظہور اسلام اس اصول کی شدید کمی تھی اور لوگ ایک دوسرے کی جان کے دشمن تھے۔

مدینہ منورہ کی اسلامی ریاست:

مدینہ منورہ میں جب اسلامی حکومت کا قیام عمل میں آیا تو اس میں اخوت و بھائی چارے کی بہترین مثال ہجرت مدینہ منورہ کے موقع پر انصار و مہاجرین کی مؤاخات یعنی بھائی چارے کی صورت میں دیکھنے میں آئی۔ مدینہ منورہ کی اسلامی ریاست کے وجود سے حضورِ اکرم ﷺ نے حقوق العباد پر عمل کرتے ہوئے یتیموں، بیواؤں اور ناداروں پر شفقت کرنے کی تلقین کی۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو زندگی بسر کرنے کا ضابطہ دیا تا کہ لوگ آپس میں محبت سے رہ سکیں اور معاشرے میں بھائی چارے اور مساوات کی فضا قائم ہو۔ آپ ﷺ نے زکوٰۃ اور خیرات کا نظام وضع کیا اور سود کو حرام قرار دیا کیونکہ اسلام میں دوسروں کے استحصال (لُوٹ کھسوٹ) کی کوئی گنجائش نہیں۔

حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں:

اخوت اس بات کا درس دیتی ہے کہ آپس میں برادرانہ تعلقات قائم ہوں تا کہ کسی کے حقوق غصب نہ کیے جا سکیں اور نہ ہی کوئی کمزور پر ظلم کرے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ''ایک مسلمان، دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ اس کے ساتھ دھوکا نہیں کرتا اور اس کے ساتھ خیانت نہیں کرتا اور اس کی غیبت نہیں کرتا۔ (سنن الترمذی، حدیث نمبر 2747)

آپ ﷺ نے کینہ اور حسد سے باز رہنے کا درس دیا۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اتفاق سے رہیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

خطبۂ حجۃ الوداع:

اسلام نے ایسے معاشرے کی بنیاد رکھی ہے جس میں غریب اور امیر سب برابر ہیں، کسی کو کسی پر برتری حاصل نہیں۔ حضرت محمد ﷺ نے اس حقیقت کو اپنے آخری خطبہ میں یوں بیان فرمایا ہے:

''اے لوگو! بے شک تمہارا رب بھی ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک۔ آگاہ رہو! کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سفید فام کو کسی سیاہ فام پر اور کسی سیاہ فام کو کسی سفید فام پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔'' (مسند احمد، حدیث نمبر 22391)

اللہ تعالیٰ نے مساوات نسلِ انسانی کا درس دیتے ہوئے سورۃ الحجرات میں یوں ارشاد فرمایا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ

(سورۃ الحجرات، آیت نمبر 13)

ترجمہ: ''لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تا کہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔ اور اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے''

5۔ عدل و انصاف:

عدل و انصاف کے بغیر کوئی بھی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا لہٰذا عدل و انصاف کا تقاضا ہے کہ معاشرہ میں ہر کسی کو اس کا جائز حق ملے۔ جہاں انصاف پر مبنی معاشرہ ہوگا وہاں معاشرہ دوسری خرابیوں سے خود بخود پاک ہو جائے گا کیونکہ اس طرح کوئی کسی کا حق غصب نہیں کر سکے گا۔ سزا کے خوف سے کوئی بے ایمانی یا ناانصافی کا مرتکب نہ ہوگا۔ طلوع اسلام سے پہلے طاقتور کے جرم کو نظر انداز کرنا جب کہ کمزور کو سزا دینا عام تھا لیکن اسلام نے عدل و انصاف کا بول بالا کیا۔ معاشرہ میں عدل و انصاف کی فضا قائم ہوئی اور انصاف مسلم معاشرے کی ایک اہم ضرورت بن گیا۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جو قوم عدل و انصاف کو ترک کر دیتی ہے تباہی اور بربادی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔''

حضور اکرم ﷺ نے عدل و انصاف کی بہت سی مثالیں چھوڑی ہیں جو دنیا کے لیے نمونہ ہیں۔ ایک دفعہ قبیلہ، بنو مخزوم کی عورت نے چوری کی اور آپ ﷺ سے سفارش کی گئی تو تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم سے پہلے قومیں اسی لیے تباہ و برباد ہوگئی کہ ان میں جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تھا تو اسے سزا نہیں دی جاتی تھی۔ اور اگر کوئی چھوٹا آدمی جرم کرتا تو اس پر حد لاگو کر دی جاتی تھی۔ خدا کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتیں تو میں اُن کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔''

(صحیح البخاری، کتاب: حد اور سزاؤں کے بیان میں، حدیث نمبر 6787)

عدل و انصاف کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ کسی بھی معاشرہ میں قانون کی بالادستی سے معاشرہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتا ہے۔

حقوق و فرائض:

ایک اسلامی معاشرے میں حقوق و فرائض کی اہمیت پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ شہری ملک و قوم کی ترقی کے لیے اپنی تمام صلاحیتیں صرف کرتے ہیں۔ حکومت کے عائد کردہ قواعد و ضوابط کی پابندی کرتے ہیں اور حکومت شہریوں کی عزت اور جان و مال کا تحفظ اور تعلیم، صحت اور روزگار وغیرہ کی بنیادی انسانی سہولتیں فراہم کرتی ہے۔ ایک کامیاب اسلامی ریاست بننے کے لیے حقوق و فرائض کا باہمی تعاون بہت اہمیت رکھتا ہے۔

دو قومی نظریہ: ابتدا اور ارتقا کی وضاحت

برصغیر کے مسلمانوں کی مذہبی، ثقافتی، سماجی و معاشی محرومی کے حوالے سے دو قومی نظریہ کی ابتدا اور ارتقا کی وضاحت:

سوال 5: دو قومی نظریہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: دو قومی نظریہ سے مراد یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد ہیں۔ دو قومی نظریہ کی بنیاد مسلمانوں کا علیحدہ تشخص ہے۔ پاکستان دو قومی نظریہ کی بنیاد پر قائم ہوا۔ دو قومی نظریہ کا نصب العین یہ تھا کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی ایک ایسی آزاد ریاست قائم کی جائے جس میں رہتے ہوئے وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق گزار سکیں۔

1۔ **برصغیر میں دوقومی نظریے کی ابتدا:**

برصغیر میں دوقومی نظریے کی ابتدا مسلمانوں کی آمد اور محمد بن قاسم کی فتح سندھ سے ہوئی۔ 712ء میں عرب نوجوان سپہ سالار محمد بن قاسم نے سندھ کے راجا داہر کو شکست دی۔ محمد بن قاسم کے ساتھ کچھ عرب تبلیغ اسلام کے لیے بھی آئے اور وہ مستقل طور پر سندھ اور ملتان میں آباد ہو گئے۔ محمد بن قاسم کے حسنِ سلوک، رواداری اور انصاف نے مقامی لوگوں کو اس قدر متاثر کیا کہ وہ اُسے اوتار اور دیوتا سمجھنے لگے۔ تبلیغ کرنے والوں نے ان لوگوں کو اسلام کی سیدھی، سچی اور توحید کی راہ دکھائی اور یہ لوگ بخوشی دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

غزنوی دورِ حکومت:

محمد بن قاسم کے بعد غزنوی دورِ حکومت شروع ہوتا ہے جو 1003ء سے 1206ء پر محیط ہے۔ اس دور میں موجود پاکستانی علاقوں میں فارسی زبان کی ترویج ہوئی اور اسلامی تہذیب کے نقوش گہرے ہوئے۔ 1206ء میں قطب الدین ایبک نے سلطنتِ دہلی کا دورِ حکومت 1526ء تک رہا جس میں خاندانِ غلاماں، خاندانِ خلجی، خاندانِ تغلق، سادات اور لودھی خاندان برسرِ اقتدار رہے۔

ظہیر الدین بابر کا دورِ حکومت:

ظہیر الدین بابر نے 1526ء میں دہلی میں مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی جو 1857ء کی جنگِ آزادی تک قائم رہی۔ مغلیہ دورِ حکومت میں بابر ہمایوں، اکبر، جہانگیر، شاہجہاں اور اورنگ زیب مشہور حکمران تھے۔ آخری مغل حکمران بہادر شاہ ظفر کو انگریزوں نے 1857ء کی جنگِ آزادی میں شکست دینے کے بعد رنگون (میانمار) میں قید کر دیا۔ جہاں ان کا انتقال ہوا اور وہیں دفن ہوئے۔

> کیا آپ جانتے ہیں؟
>
> سر سید احمد خان 1817ء میں پیدا ہوئے اور 1898ء میں وفات پائی۔

2۔ **سر سید احمد خان اور دوقومی نظریہ:**

انگریزوں کے ہندوستان پر قابض ہونے کے بعد جس شخصیت نے سب سے پہلے مسلمانوں کو

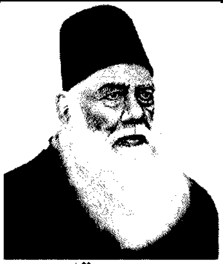

علیحدہ قوم قرار دیا، وہ سر سید احمد خان تھے۔ ابتدا میں سر سید احمد خان متحدہ قومیت کے حامی تھے لیکن جب 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد ہندو انگریزوں کے زیادہ قریب ہو گئے تو سر سید کو یہ احساس ہوا کہ ہندو کبھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔ 1867ء میں بنارس میں اردو، ہندی تنازع کے موقع پر آپ نے واضح اعلان کیا کہ مسلمان اور ہندو الگ الگ قومیں ہیں۔

سر سید احمد خان کی تعلیمی و سیاسی جدوجہد:

سر سید احمد خان نے مسلمانوں کی تعلیمی اور سیاسی میدان میں ترقی کے لیے جدوجہد کا آغاز کر دیا۔ اس سلسلے میں تعلیمی ترقی کے لیے ایم۔اے۔او ہائی سکول اور کالج کا قیام اہم اقدام تھے۔ اس طرح 1885ء میں سر سید احمد خان نے مسلمانوں کو سیاسی جماعت کانگریس میں شمولیت سے منع کر کے ان کے سیاسی حقوق کا تحفظ کیا۔ اس کے بعد سر سید نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا پلیٹ فارم مہیا کر کے مسلمانوں کی سیاسی ترقی کی راہ ہموار کی۔

3۔ **چودھری رحمت علی اور دوقومی نظریہ:**

چودھری رحمت علی اسلامیہ کالج لاہور کے نامور طالب علم تھے۔ جنوری 1931ء میں انھوں نے کیمبرج کالج میں قانون کے شعبے میں اعلیٰ تعلیم کے لیے داخلہ لیا۔ 1933ء میں آپ نے لندن میں پاکستان نیشنل مومنٹ کی بنیاد رکھی۔

پمفلٹ ''اب یا پھر کبھی نہیں'': (Now OR Never)

28 جنوری 1933ء کو انھوں نے ''اب یا پھر کبھی نہیں'' (Now OR Never) عنوان سے چار صفحات پر مشتمل کتابچہ جاری کیا، جو تحریکِ پاکستان کے لیے مضبوط بنیاد ثابت ہوا اور برصغیر کے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دیگر اقوام بھی لفظ ''پاکستان'' سے آشنا ہوئیں۔

دوقومی نظریہ کی وضاحت:

چودھری رحمت علی نے دوقومی نظریہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: ''برصغیر میں کئی اقوام آباد ہیں۔ ان میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان ہیں۔ جو صدیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہیں سکیں۔ ان کے بنیادی اصول اور رہن سہن کے طریقے ایک دوسرے سے اس قدر مختلف ہیں کہ سیکڑوں برس کی ہمسائیگی اور ایک حکومت کے زیرِ سایہ رہنے کے باوجود اُن میں مشترکہ قومیت کا تصور پیدا نہ ہو سکا۔''

کیا آپ جانتے ہیں؟

چودھری رحمت علی 1897ء میں پیدا ہوئے آپ نے اسلامیہ کالج لاہور اور کیمبرج یونیورسٹی (برطانیہ) سے تعلیم حاصل کی۔

ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی محرومی

سوال 6: **ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی محرومیوں کے اسباب تحریر کریں۔**

جواب: **مسلمانوں کی معاشی محرومیوں کے اسباب:**

1۔ **ایسٹ انڈیا کمپنی کا قیام:**

انگریزوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی 1600ء میں قائم کی۔ کمپنی ہندوستان میں ایسی معاشی پالیسیاں بناتی تھی جس کا زیادہ سے زیادہ مالی فائدہ خود انگریزوں کو ہوتا تھا۔

2۔ **عوام پر بھاری ٹیکس:**

انگریزوں نے اپنی صنعت وتجارت کے تحفظ کے لیے ہندوستان کے عوام پر بھاری ٹیکس نافذ کیے، جس سے مسلمانوں کا متاثر ہونا لازمی امر تھا۔

3۔ **مسلمان عہدوں سے محروم:**

انگریزوں نے مسلمانوں کو ان تمام عہدوں سے برطرف کر دیا جو ان کے آباؤ اجداد کے عہد سے ان کے پاس چلے آ رہے تھے۔ مسلمانوں کو نئے عہدوں سے بھی محروم رکھا گیا۔ اس طرح مسلمان معاشی طور پر بدحالی کا شکار ہو گئے۔

4۔ **ہندوؤں کی اعلیٰ عہدوں پر ترقی:**

انگریزوں نے ہندوؤں کو معمولی عہدوں سے ترقی دے کر اعلیٰ عہدوں تک پہنچا دیا۔

5۔ **زمینوں سے محرومی:**

انگریزوں نے مسلمانوں کی زمینیں چھین کر دوسری اقوام کو دے دیں۔

6۔ **مسلمان سرکاری ملازمتوں سے فارغ:**

مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں سے نکال دیا اور ان پر آئندہ کے لیے سرکاری ملازمت کا حصول مشکل بنا دیا گیا۔

7۔ **امن وامان کی خرابی:**

انگریزوں کے دور میں بنگال میں امن وامان کی خرابی کے باعث مناسب زراعت نہ ہونے سے اجناس کی قلت ہو گئی۔ ان علاقوں میں موجود تمام زرعی اور صنعتی ذرائع ناپید ہو گئے۔

8۔ **تجارتی مال کی نقل وحمل پر ٹیکس:**

بنگال میں ریشم اور سوت کے کاریگر اور تاجر دوسرے شہروں میں منتقل ہو گئے۔ تجارتی مال کی نقل وحمل پر جگہ جگہ محصول (ٹیکس) دینے سے مال کی

قیمت بہت زیادہ بڑھ گئی جو خریداروں کی قوتِ خرید سے کہیں زیادہ تھی۔ اس سے تجارت بہت متاثر ہوئی۔ اس طرح دوسری اقوام کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو بھی بہت نقصان اٹھانا پڑا۔

9۔ زراعت کو نقصان:

ایسٹ انڈیا کمپنی کے نئے ٹیکسوں کے نفاذ کے باعث کسانوں پر محصول (ٹیکس) کی شرح بڑھ گئی۔ اس طرح انگریزوں کے ہاتھوں مقامی زراعت کو سخت نقصان پہنچا۔

سوال 7: علامہ محمد اقبالؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت کیجیے۔

جواب: نظریۂ پاکستان اور علامہ محمد اقبالؒ:

علامہ محمد اقبالؒ برصغیر کے ان مسلم رہنماؤں میں سے ایک ہیں جنھوں نے مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصور دیا اور اپنی شاعری کے ذریعے ان کو خوابِ غفلت سے بیدار کیا۔ ابتدا میں آپ بھی ہندو مسلم اتحاد کے حامی تھے لیکن ہندوؤں کی تنگ نظری اور لسانی مذہبی تعصب نے جلد ہی علامہ محمد اقبالؒ کو سوچنے پر مجبور کر دیا کہ وہ الگ ملک کا مطالبہ کریں۔

دونوں کے واسطے ہے ضروری الگ وطن
دونوں کی زندگی کا ہے مقصد جدا جدا

علامہ اقبالؒ کا خطبۂ آلہ آباد:

آپ نے خطبۂ الہٰ آباد 1930ء میں مسلمانوں کے لیے ایک الگ ریاست کا مطالبہ کیا تاکہ وہ اس میں رہ کر اپنے مذہب اور ثقافت کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ آپ نے فرمایا:

’’مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام بحیثیت تمدنی قوت زندہ رہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کرے۔ میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود سے ایک منظّم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہوں۔‘‘

واحد قوم کا تصور مسترد کرنا:

برصغیر میں چونکہ دو الگ الگ قومیں آباد تھیں اس لیے علامہ محمد اقبالؒ مسلمانوں کو ایک بڑی اور الگ قوم کی حیثیت سے اجاگر کرنا چاہتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ سیاسی، سماجی اور معاشی تحفظ کے لیے ضروری ہے کہ ان کے لیے الگ ریاست ہو۔

اک ولولہ تازہ دیا میں نے دلوں کو
لاہور سے تا بخاکِ بخارا و سمرقند

اقبالؒ مسلمانوں کے لیے ایک الگ آزاد وطن کے داعی ہیں کیونکہ

بندگی میں گھٹ کے رہ جاتی ہے اک جوئے کم آب
اور آزادی میں بحرِ بے کراں ہے زندگی

قومی تشخص:

علامہ اقبالؒ مذہب اسلام کو امت مسلمہ کے استحکام کا واحد ذریعہ سمجھتے ہیں، فرماتے ہیں۔

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمیؐ
اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوت مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

علامہ اقبالؒ نے یورپی نظریۂ وطنیت کی شدید مخالفت کر کے قوم کی بنیاد وطن کے بجائے عقیدہ کو قرار دیا اسلام کا نظریہ قومیت اپنایا جس کی بنیادیں خالص مذہبی ہیں اس کی قومیت کی اساس رنگ ونسل، زبان اور وطن پر نہیں۔

بتانِ رنگ و بُو کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

واحد ملّت کا تصوّر:

علامہ محمد اقبالؒ پوری دنیا کے مسلمانوں کو ملّت واحدہ تصوّر کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انھیں اپنی شاعری میں نیل کے ساحل سے کاشغر تک مسلمانوں کو ایک ہو کر حرم کی پاسبانی کرنے کا پیغام دیا۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاکِ کاشغر

قائداعظم محمد علی جناحؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریۂ پاکستان کی وضاحت

سوال 8: قائداعظمؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریۂ پاکستان کی وضاحت کیجیے۔

جواب: نظریۂ پاکستان اور قائداعظمؒ:

قائداعظم محمد علی جناحؒ برصغیر کی ان شخصیات میں سے ایک ہیں جنھوں نے برصغیر کے مسلمانوں کی تقدیر کو بدل کر رکھ دیا۔

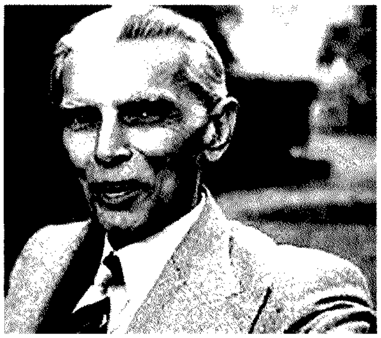

قائداعظمؒ کا دو قومی نظریہ:

قائداعظم محمد علی جناحؒ دو قومی نظریہ کے زبردست حامی تھے اور وہ ہر لحاظ سے مسلمانوں کو الگ قوم کا درجہ دیتے تھے۔ آپ نے اس سلسلے میں فرمایا:

''قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے مسلمان اس تعریف کی رو سے الگ قوم ہیں۔ وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کریں۔ مسلمانوں کی یہ خواہش ہے کہ وہ اپنی روحانی، اخلاقی، تمدنی، اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی زندگی کی مکمل نشوونما کریں اور اس مقصد کے لیے جو طریقہ اپنانا چاہیں وہ اپنائیں''

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے؟ جسے روشن خدا کرے

قرارداد لاہور میں خطبۂ صدارت:

23 مارچ 1940ء کو قرارداد لاہور پیش ہوئی جس میں قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ نے خطبۂ صدارت دیتے ہوئے فرمایا:

''ہندو اور مسلمان دو علیحدہ مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں جو بالکل مختلف عقائد پر قائم ہیں اور مختلف نظریات کو عکاسی کرتے ہیں۔ دونوں اقوام کے ہیروز، رزمیہ کہانیاں اور واقعات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لہٰذا دونوں قوموں کو ایک لڑی میں پرونے کا مقصد برصغیر کی تباہی ہے کیونکہ یہ برابری کی سطح پر نہیں بلکہ اقلیت اور اکثریت کے روپ میں موجود ہیں۔ برطانوی حکومت کے لیے بہتر ہوگا کہ ان دونوں قوموں کے مفادات کو مدِنظر رکھتے ہوئے برصغیر کی تقسیم کا اعلان کرے جو کہ تاریخی اور مذہبی لحاظ سے ایک صحیح قدم ہوگا۔''

دلوں میں جوش و ولولہ، امنگ اور نکھار تھا
ظہور! جذب و شوق کا یہ موسم بہار تھا

قائداعظمؒ کا احمد آباد میں خطاب:

29 دسمبر 1940ء کو احمد آباد میں خطاب کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے فرمایا:

''پاکستان صدیوں سے موجود رہا ہے، شمال مغرب مسلمانوں کا وطن رہا ہے، ان علاقوں میں مسلمانوں کی آزاد ریاستیں قائم ہونی چاہئیں تاکہ وہ اسلامی شریعت کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔''

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب!
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

21 مارچ 1948ء میں قائداعظمؒ کا ڈھاکہ عوام سے خطاب:

پاکستان بننے کے بعد آپ نے فرمایا:

''ہمیں پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان کے جھگڑوں سے بالاتر ہو کر سوچنا چاہیے۔ ہم صرف اور صرف پاکستانی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ پاکستانی بن کر زندگی گزاریں۔ اس کے علاوہ آپ نے اقلیتوں کو مکمل تحفظ دینے اور برابری کے حقوق دینے کا اعلان کیا، یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔''

غبار آلودۂ و نسب ہیں بال و پر تیرے
تو اے مرغِ حرم اڑنے سے پہلے پرفشاں ہو جا

حکومتِ پاکستان کے افسران سے خطاب:

11 اکتوبر 1947ء کو حکومتِ پاکستان کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائدِ اعظمؒ نے فرمایا:

''ہمارا نصب العین یہ ہے کہ ہم ایک ایسی مملکت تخلیق کریں جہاں ہم آزاد انسانوں کی طرح رہ سکیں، جو ہماری تہذیب وتمدن کی روشنی میں پھلے پھولے اور جہاں اسلام کے معاشرتی انصاف کے اصلوں کو ابھارنے کا موقع ملے۔''

سٹیٹ بینک آف پاکستان ے افتتاح پر خطاب:

یکم جولائی 1948ء کو قائداعظم نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:

''مغرب کا معاشی نظام انسانیت کے لیے ناقابلِ حل مسائل پیدا کر رہا ہے اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے جو اسلام کے صحیح تصورِ مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو۔''

مختصر سوالات کے جوابات

☆ **مختصر سوالات کے جوابات تحریر کریں۔**

1۔ قائداعظمؒ نے یکم جولائی 1948ء کو سٹیٹ بینک آف پاکستان کا افتتاح کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: سٹیٹ بینک کا افتتاح:

یکم جولائی 1948ء کو قائداعظم نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا۔

''مغرب کا معاشی نظام انسانیت کے لیے نا قابلِ حل مسائل پیدا کر رہا ہے اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے جو اسلام کے صحیح تصورِ مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو۔''

2۔ دوقومی نظریہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: دوقومی نظریہ سے مراد یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد ہیں۔ یہ دونوں قومیں صدیوں تک ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہ سکیں۔

3۔ نظریۂ پاکستان کی تعریف کریں۔

جواب: نظریۂ پاکستان کی تعریف:

جواب: نظریہ پاکستان سے مراد ایک الگ خطہ زمین کا حصول ہے جس میں مسلمانان برصغیر قرآن وسنت کی روشنی میں اسلامی اقدار اور نظریات کو محفوظ کر سکیں اور اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی اسلام کے روشن اصولوں کے تحت گزار سکیں۔

4۔ عقیدۂ رسالت کی تعریف کریں۔

جواب: عقیدۂ رسالت:

عقیدۂ رسالت کا مطلب تمام رسولوں پر ایمان لانا، دائرہ اسلام میں آنے کے لیے لازم ہے کہ رسالت کو دل وجان سے تسلیم کیا جائے اور کسی اعتبار سے بھی اس میں شک وشبہ نہ کیا جائے۔ قرآن مجید اور اسوۂ رسول ﷺ کو سرچشمہ ہدایت ماننا اور حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول اور آخری نبی ماننا اور یہ ایمان رکھنا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، عقیدۂ رسالت کا لازمی جزو ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔

5۔ ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کرنے کا مقصد کیا تھا؟

جواب: ایسٹ انڈیا کمپنی کے قیام کا مقصد:

انگریزوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی 1600ء میں قائم کی۔ کمپنی ہندوستان میں ایسی معاشی پالیسیاں بناتی تھی جس کا زیادہ سے زیادہ مالی فائدہ خود انگریزوں کو ہوتا تھا۔

6۔ ''اب یا پھر کبھی نہیں'' (Now OR Never) کے عنوان سے شہرۂ آفاق کتابچہ کب اور کس نے جاری کیا؟

جواب: **شہرۂ آفاق کتابچہ:**

''اب یا پھر کبھی نہیں'' (Now OR Never) کے عنوان سے شہرۂ آفاق کتابچہ چودھری رحمت علی نے 28 جنوری 1933ء کو جاری کیا۔

7۔ 11 اگست 1947ء کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں قائداعظمؒ نے اسلامی ریاست کے تصور کی وضاحت کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: قائد کی نظر میں اسلامی ریاست کا تصور:

11 اگست 1947ء کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں آپ نے اسلامی ریاست کے تصور کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

''آپ عبادت کے لیے اپنی مخصوص عبادت گاہوں میں جانے کے لیے آزاد ہیں۔ آپ کا تعلق چاہے کسی عقیدے سے ہو، ریاست کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ پاکستان کے تمام شہری مساوی ہیں اور انھیں مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔''

8۔ ایمان کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایمان:

عقائد، میں توحید، رسالت، آخرت، ملائکہ اور الہامی کتابوں پر ایمان لانا شامل ہے۔ عقائد کے مجموعے کو ایمان کہتے ہیں۔

9۔ مغلیہ دورِ حکومت کے مشہور حکمران کون تھے؟

جواب: **مشہور مغلیہ حکمران:** مغلیہ دورِ حکومت میں بابر، ہمایوں، اکبر، جہانگیر، شاہجہاں اور اورنگ زیب مشہور حکمران تھے۔

10۔ آخری مغل حکمران کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: آخری مغل حکمران: آخری مغل حکمران بہادر شاہ ظفر کو انگریزوں نے 1857ء کی جنگ آزادی میں شکست دینے کے بعد رنگون (میانمار) میں قید کر دیا جہاں وہ وہ بعد میں انتقال کر گئے اور وہیں دفن ہوئے۔

11۔ سرسید احمد خان نے مسلمانوں کی سیاسی ترقی کے لیے راستہ کیسے ہموار کیا؟

جواب: مسلمانوں کی سیاسی ترقی کے لیے کردار:

1885ء میں سرسید احمد خان نے مسلمانوں کو سیاسی جماعت کانگریس میں شمولیت سے منع کر کے ان کے سیاسی حقوق کا تحفظ کیا۔ اس کے بعد سرسید نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا پلیٹ فارم مہیا کر کے مسلمانوں کی سیاسی ترقی کے لیے راستہ ہموار کیا۔

12۔ چودھری رحمت علی کا تعارف بیان کیجیے۔

جواب: چودھری رحمت علی کا تعارف:

چودھری رحمت علی اسلامیہ کالج لاہور کے نامور طالب علم تھے۔ جنوری 1931ء میں انھوں نے کیمبرج کالج میں قانون کے شعبے میں اعلیٰ تعلیم کے لیے داخلہ لیا۔ 1933ء میں آپ نے لندن میں پاکستان نیشنل موومنٹ کی بنیاد رکھی۔ 28 جنوری 1933ء کو انھوں نے ''اب یا پھر کبھی نہیں'' (Now or Never) کے عنوان سے چار صفحات پر مشتمل ایک مشہور کتابچہ لکھا جس میں انھوں نے مسلمانوں کی الگ ریاست کا نام ''پاکستان'' تجویز کیا۔

13۔ 29 دسمبر 1940ء کو احمد آباد میں خطاب کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے کیا فرمایا؟

جواب: احمد آباد میں خطاب:

29 دسمبر 1940ء کو احمد آباد میں خطاب کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے فرمایا: پاکستان صدیوں سے موجود رہا ہے، شمال مغرب مسلمانوں کا وطن رہا ہے، ان علاقوں میں مسلمانوں کی آزاد ریاستیں قائم ہونی چاہئیں تا کہ وہ اسلامی شریعت کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔''

14۔ قیام پاکستان کے بعد قائداعظم نے کیا فرمایا؟ اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے بارے میں قائداعظمؒ نے کیا فرمایا؟

جواب: **قائد کا فرمان:** قیام پاکستان کے بعد آپ نے فرمایا: ہمیں پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان کے جھگڑوں سے بالاتر ہو کر سوچنا چاہیے۔ ہم صرف اور صرف پاکستانی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ پاکستانی بن کر زندگی گزاریں۔ اس کے علاوہ آپ نے اقلیتوں کو مکمل تحفظ دینے اور برابر کے حقوق دینے کا اعلان کیا، یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔''

15۔ 11 اکتوبر 1947ء کو حکومتِ پاکستان کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے فرمایا؟

جواب: **حکومت پاکستان کے افسران سے خطاب:**

11 اکتوبر 1947ء کو حکومتِ پاکستان کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے فرمایا:

''ہمارا نصب العین یہ ہے کہ ہم ایک ایسی مملکت تخلیق کریں جہاں ہم آزاد انسانوں کی طرح رہ سکیں، جو ہماری تہذیب وتمدن کی روشنی میں پھلے پھولے اور جہاں اسلام کے معاشرتی انصاف کے اصولوں کو ابھارنے کا موقع ملے۔''

16۔ سلطنت دہلی میں حکومت کرنے والے خاندانوں کے نام لکھیے۔

جواب: **سلطنتِ دہلی کے حکومتی خاندان:**

سلطنتِ دہلی کا دورِ حکومت 1526ء تک رہا جس میں خاندانِ غلاماں، خاندانِ خلجی، خاندانِ تغلق، سادات اور لودھی خاندان نے حکومت کی۔

17۔ ''توحید'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: توحید سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق ومالک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں نہ ہی کوئی چیز اس کے علم سے باہر ہے۔

18۔ ان اللّٰہ علی کل شیء قدیر O کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے''

19۔ نظریہ پاکستان سے کیا مراد ہے؟

جواب: نظریہ پاکستان ایک ایسی ریاست کے قیام کا نام ہے جو اسلامی نظریہ حیات پر مبنی ہو۔ عقائد وعبادات، عدل وانصاف، مساوات، جمہوریت کا فروغ، اخوت وبھائی چارہ شہریوں کے حقوق وفرائض جیسی اسلامی اقدار نظریہ پاکستان کی اساس ہیں۔

20۔ علامہ اقبالؒ نے مسلم ملت کی اساس کے حوالے سے کیا فرمایا؟

جواب: علامہ اقبالؒ نے فرمایا کہ مسلمان اسلام کی وجہ سے ایک ملت ہیں اور ان کی قوت کا دارومدار بھی اسلام ہے۔

آپ نے فرمایا:

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر — خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمیؐ

ان کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار — قوت مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

21۔ اخوت کے بارے میں محمد ﷺ کا کیا ارشاد مبارک ہے؟

جواب: محمد ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور وہ اس سے خیانت نہ کرے''۔

22۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے قومیت کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: قائداعظم محمد علی جناحؒ نے قومیت کے بارے میں فرمایا:

''قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے مسلمان اس تعریف کی رُو سے الگ قوم ہیں۔ وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کریں''۔

23۔ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کے بارے میں قائداعظمؒ نے کیا فرمایا؟ نظریہ پاکستان کی روشنی میں اقلیتوں کے تحفظ کی وضاحت کیجئے۔

جواب: نظریہ پاکستان کی روشنی میں قائداعظمؒ نے اقلیتوں کو مکمل تحفظ دینے اور برابری کے حقوق دینے کا اعلان کیا اور فرمایا یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔

24۔ علامہ اقبالؒ نے اپنے مشہور خطبہ الٰہ آباد میں کیا فرمایا؟

جواب: آپؒ نے 1930ء میں اپنے مشہور خطبہ الٰہ آباد میں فرمایا:

''مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام بحیثیت تمدنی قوت زندہ رہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کریں۔ میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظّم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہوں''۔

25۔ نظریہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: ''نظریہ سیاسی اور تمدنی اصولوں کا مجموعہ ہے جس پر کسی قوم یا تہذیب کی بنیادیں استوار ہوتی ہیں''۔

26۔ چوہدری رحمت علی نے لفظ پاکستان کب تجویز کیا؟ جواب: چوہدری رحمت علی نے لفظ پاکستان 1933ء میں تجویز کیا۔

27۔ قیام پاکستان کس صدی کا واقع ہے؟ جواب: قیام پاکستان بیسویں صدی کا واقع ہے۔

28۔ کیا پاکستان نسل، زبان اور علاقے کی بنیاد پر تخلیق ہوا؟ جواب: جی نہیں پاکستان ایک مضبوط نظریہ کے سبب وجود میں آیا۔

29۔ نظریہ پاکستان کی اساس کیا ہے؟ جواب: نظریہ پاکستان کی اساس دین اسلام ہے۔

30۔ نظریے کے ماخذ کتنے ہیں ان کے نام لکھیں۔

جواب: **نظریے کے ماخذ پانچ ہیں۔** (i) مشترکہ مذہب (ii) مشترکہ سیاسی مقاصد

(iii) مشترکہ تعلیمی مقاصد (iv) مشترکہ معاشیمقاصد (v) مشترکہ ثقافتی

31۔ کیا مذہب چند عبادات کا مجموعہ ہے؟

جواب: جی نہیں۔ مذہب صرف چند عبادات کا مجموعہ ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ پوری معاشرتی زندگی پر گہرے اثرات رکھتا ہے۔

32۔ مشترکہ نسل کا نظریات پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: مشترکہ نسل سے مشترک نظریات جنم لیتے ہیں۔

33۔ اگر کوئی قوم اپنے نظریے کو نظر انداز کر دے تو اس کا اس قوم پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: اگر کوئی قوم اپنے نظریے کو نظر انداز کر دے تو اس کا وجود خطرے میں پڑ جاتا ہے اور کوئی دوسرا نظریہ اسے اپنے اندر ضم کرنے کے لیے کوشاں ہو جاتا ہے۔

34۔ برطانیہ میں صنعتی انقلاب کے نتیجے میں برصغیر کی گھریلو صنعت پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟

جواب: برطانیہ میں صنعتی انقلاب کے نتیجے میں برصغیر کی گھریلو صنعت بالکل تباہ ہو گی۔

35۔ 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد سر سید احمد خان نے مسلمانوں کی حالت زار کے متعلق کیا فرمایا ہے؟

جواب: سر سید احمد خاں نے مسلمانوں کی حالت زار کا نقشہ یوں کھینچا:

''کوئی بلا آسمان سے ایسی نہیں اتری جس نے زمین پر پہنچنے سے پہلے کسی مسلمان کا گھر نہ ڈھونڈا ہو'

36۔ نظریہ کیا ہے؟

جواب: لفظ ''نظریہ'' کو انگریزی زبان میں آئیڈیالوجی کہا جاتا ہے۔ نظریے سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ و تفکر پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل کے حل کے لیے کوئی منصوبہ بنایا گیا ہو۔

37۔ ورلڈ انسائیکلو پیڈیا کی رو سے نظریہ کی تعریف بیان کریں؟

جواب: 'نظریہ سیاسی اور تمدنی اصولوں کا مجموعہ ہے جس پر کسی قوم یا تہذیب کی بنیادیں استوار ہوتی ہیں'

38۔ نظریہ پاکستان کی اساس کیا ہے؟

جواب: نظریہ پاکستان کی اساس دین اسلام ہے۔ جو مسلمانوں کی زندگی کے تمام شعبوں میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اسلامی نظام حیات انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔

39۔ ڈاکٹر جارج براس کے مطابق نظریہ کی تعریف بیان کریں؟

جواب: ڈاکٹر جارج براس کے مطابق: ''عام زندگی کا ضابطہ یا کوئی پروگرام جس کی بنیاد فکر و فلسفہ پر استوار ہو نظریہ یا آئیڈیالوجی کہلاتا ہے''۔

40۔ وہ کونسا واحد ملک ہے جو مضبوط نظریے کے سبب وجود میں آیا؟

جواب: وہ واحد ملک ''پاکستان'' ہے جو نظریے کے سبب وجود میں آیا۔

41۔ اسلامی نظام کس چیز پر استوار ہے؟

جواب: اسلامی نظام قرآن پاک اور نبی ﷺ کی سنت اور احادیث پر استوار ہے۔

42۔ اسلام کا پہلا اور دوسرا رکن کونسا ہے؟

جواب: اسلام کا پہلا رکن ''توحید و رسالت'' اور دوسرا رکن ''نماز'' ہے۔

43۔ اسلام میں اقتدارِ اعلیٰ کا مالک کون ہے؟

جواب: اسلام میں اقتدارِ اعلیٰ کا مالک "اللہ تعالیٰ" کی ذات ہے۔

44۔ نبی ﷺ نے مساوات کے بارے میں خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر کیا فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: "اے لوگو! تم سب کا پروردگار ایک ہے اور تم سب آدمؑ کی اولاد ہو۔ پس کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر، کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں"

45۔ شہریوں کے حقوق و فرائض کے متعلق مختصر جواب تحریر کریں۔

جواب: **شہریوں کے حقوق و فرائض:**

جب پاکستان کا قیام عمل میں لایا گیا تو ایک طرف شہریوں کے حقوق اور تحفظات کی اہمیت تسلیم کی گئی تو دوسری جانب ان کے فرائض پر بھی بھرپور زور دیا گیا۔ ایک اسلامی معاشرے میں حقوق کے ساتھ ساتھ فرائض کا ذکر بھی خصوصی طور پر کیا جاتا ہے۔ ایک فرد کا حق دوسرے فرد کا فرض بن جاتا ہے۔ حقوق و فرائض کا چولی دامن کا ساتھ ہے یہ لازم و ملزوم ہیں۔

46۔ زکوٰۃ کی معاشی اہمیت کیا ہے؟

جواب: اسلام کا چوتھا رکن زکوٰۃ ہے۔ یہ مالی عبادت ہے اور اسلام کے معاشی نظام کی پختگی کا ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے نظام کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں اکٹھی ہونے کی بجائے گردش میں رہتی ہے۔ اور معاشرے کے غریب طبقے تک بھی پہنچ جاتی ہے۔

47۔ "Now or never" نامی پمفلٹ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: چودھری رحمت علی نے جنوری 1933ء میں انگلستان میں قیام کے دوران اپنے چند ساتھیوں سے مل کر ایک کتابچہ (Now or Never) کے نام سے شائع کیا۔ اس کتابچے کو ہندوستانی سیاست دانوں میں تقسیم بھی کیا گیا۔ اس کتابچے میں مسلمانوں کی علیحدہ ریاست کا نام پاکستان تجویز کیا گیا۔

48۔ سرسید احمد خاں کے الفاظ میں دوقومی نظریہ کی تعریف کیجئے۔

جواب: سرسید احمد خاں نے مسلمانوں کو ایک علیحدہ قوم کہا اور حکومت کو باور کرایا کہ برصغیر میں کم از کم دو اقوام آباد ہیں۔ ایک مسلمان اور دوسری ہندو قوم۔ مسلمان ہر لحاظ سے ایک قوم ہیں کیونکہ ان کی تہذیب، ثقافت، زبان، رسم و رواج اور زندگی کا فلسفہ ہندوؤں سے جدا ہے۔ اس نظریے نے مسلمانوں میں سیاسی جذبے کو ابھارا اور ان کو ایسی قیادت دی جس نے تحریک آزادی کو جلا بخشی۔ اسی دوقومی نظریے کی بنیاد پر ہندستان تقسیم ہوا۔

49۔ کوئی سی چار اسلامی اقدار تحریر کیجیے۔

جواب: عقائد و عبادات، عدل و انصاف، مساوات، جمہوریت کا فروغ، اخوت و بھائی چارہ اور شہریوں کے حقوق و فرائض جیسی اسلامی اقدار نظریہ پاکستان کی اساس ہیں۔

50۔ حج کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں۔

جواب: حج اسلام کا پانچواں رکن ہے جو صاحب استطاعت لوگوں پر فرض ہے۔

51۔ جمہوریت کے فروغ سے کیا مراد ہے؟

جواب: اسلامی ریاست اور معاشرے کی بنیاد مشاورت پر ہے۔ اسلامی معاشرے میں جمہوریت کو فروغ حاصل ہوتا ہے اور عوام کے حقوق کا خیال رکھا

جاتا ہے۔ انہیں مساوی درجہ ملتا ہے اور وہ قانون کے دائرے کے اندر رہ کر زندگی گزارتے ہیں۔ قوانین انہیں تحفظ مہیا کرتے ہیں۔ قانون کی نظر میں سب برابر ہوتے ہیں۔ افراد میں رنگ و نسل، ذات یا زبان کی بنیاد پر کوئی تمیز روا دار نہیں رکھی جاتی۔ حکومتی نظام سب لوگوں کی بھلائی کو پیش نظر رکھ کر چلایا جاتا ہے۔

52۔ اسلام میں نماز کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر دن رات میں پانچ مرتبہ نماز ادا کرنا فرض قرار دیا ہے۔ نماز ادا کر کے مسلمان اس بات کا عملی اظہار کرتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔

53۔ درسی کتاب کے حوالے سے حج پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: حج اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاحب استطاعت مسلمانوں پر زندگی میں ایک بار حج فرض کیا ہے۔ حج کے موقع پر پوری دنیا کے مسلمان بیت اللہ میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتے ہیں۔ حج کے موقع پر لبیک اللھم لبیک کی پکار مسلمانوں کے اتحاد اور بھائی چارے کی ایسی مثال ہے جو دنیا میں کہیں بھی نظر نہیں آتی۔

حصہ معروضی

☆ ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ کانگریسی وزارتوں کا دور رہا:
(الف) 1933-35ء (ب) 1939-41ء (ج) 1941-43ء (د) 1937-39ء

2۔ قراردادِ لاہور 1940ء میں خطبۂ صدارت دیا:
(الف) مولانا ظفر علی خان (ب) قائداعظم محمد علی جناحؒ
(ج) لیاقت علی خان نے (د) شیرِ بنگال مولوی فضل الحق

3۔ ایم۔اے۔او سکول اور کالج قائم کیا۔
(الف) سر سید احمد خان نے (ب) چودھری رحمت علی نے
(ج) قاضی عیسیٰ نے (د) مولوی فضل الحق نے

4۔ 1867ء میں بنارس میں ہندوؤں کی مسلم دشمنی کھل کر سامنے آ گئی۔ جس پر سر سید احمد خان نے واضح اعلان کیا کہ:
(الف) مسلمان اور ہندو الگ الگ قومیں ہیں (ب) مسلمان سیاست سے الگ رہیں
(ج) ہندو ہمارے دوست نہیں ہیں (د) مسلمان انگریزی تعلیم حاصل کریں

5۔ نظریۂ پاکستان کی بنیاد ہے۔
(الف) اجتماعی نظام (ب) دو قومی نظریہ (ج) ترقی پسندیت (د) اسلامی نظریۂ حیات

6۔ 1930ء میں مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصور دینے والی شخصیت ہے:
(الف) قائداعظمؒ (ب) علامہ محمد اقبالؒ (ج) سر سید احمد خان (د) مولانا محمد علی جوہر

7۔ قیام پاکستان کا مطالبہ کرتے وقت مسلمانوں کی سوچ تھی کہ:
(الف) عالمِ اسلام کا اتحاد قائم ہو (ب) مسلم قوم بہتر تعلیم حاصل کر سکے
(ج) وہ اپنے مذہب اور عقائد کے مطابق زندگی بسر کر سکیں (د) ملک میں معاشی ترقی ہو

8۔ نظریہ لوگوں کی عکاسی کرتا ہے۔
(الف) سوچ کی (ب) نیت کی (ج) حیثیت کی (د) سیرت کی

9۔ انگریزوں نے ہندوستان کے عوام پر بھاری لگائے۔
(الف) الزامات (ب) ٹیکس (ج) زخم (د) کام

10۔ علامہ اقبالؒ برصغیر کے ان مسلم رہنماؤں میں سے ایک ہیں جنھوں نے مسلمانوں کو الگ تصور دیا۔
(الف) ریاست کا (ب) یونی ورسٹی کا (ج) کالج کا (د) کاروبار کا

11۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے.......................... کے مسلمانوں کی تقدیر بدل کر رکھ دی۔
(الف) انڈونیشیا (ب) ملائیشیاء (ج) برصغیر (د) ترکی

12۔ چودھری رحمت علی نے پاکستان نیشنل موومنٹ کی بنیاد رکھی:
(الف) 1930ء میں (ب) 1931ء میں (ج) 1932ء میں (د) 1933ء میں

13۔ قطب الدین ایبک نے سلطنت دہلی کی بنیاد رکھی۔
(الف) 1206ء میں (ب) 1207ء میں (ج) 1208ء میں (د) 1209ء میں

14۔ 1003ء سے 1206ء تک محیط ہے۔
(الف) مغلیہ دورِ حکومت (ب) غزنوی دورِ حکومت (ج) غوری دورِ حکومت (د) ایبک دورِ حکومت

15۔ اردو ہندی تنازع بنارس شہر میں شروع ہوا۔
(الف) 1847ء میں (ب) 1857ء میں (ج) 1867ء میں (د) 1877ء میں

16۔ چودھری رحمت علی نے ایک کتابچہ 'Now or Never' شائع کیا۔
(الف) جنوری 1931ء (ب) جنوری 1932ء (ج) جنوری 1933ء (د) جنوری 1934ء

17۔ ظہیر الدین بابر نے مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی۔
(الف) 1522ء (ب) 1524ء (ج) 1526ء (د) 1528ء

18۔ آریا سماج کے بانی تھے۔
(الف) پنڈت دیانند سرسوتی (ب) بلدیو سنگھ (ج) سردار پٹیل (د) اچاریہ کرپلانی

19۔ پندت دیانند سرسوتی نے ایک پروگرام شروع کیا۔
(الف) تہذیبی (ب) شدھی (ج) سیاسی (د) سماجی

20۔ شدھی تحریک کا مقصد غیر ہندوؤں کو زبردستی بنانا تھا۔
(الف) ہندو (ب) مسلمان (ج) سکھ (د) عیسائی

21۔ شدھی کا مطلب تھا۔
(الف) سکھ ذہن کے مطابق پاک صاف (ب) ہندو ذہن کے مطابق پاک صاف
(ج) مسلمان ذہن کے مطابق پاک صاف (د) عیسائی ذہن کے مطابق پاک صاف

22۔ برہمو سماج کا بانی تھا۔
(الف) راجہ رام موہن رائے (ب) راجہ ہری سنگھ (ج) راجہ گلاب سنگھ (د) راجہ جی

23۔ انگریزوں کی آمد سے برصغیر پاک و ہند میں حکومت کا تصور اُبھرا۔
(الف) بادشاہت (ب) جمہوریت (ج) اشرافیہ (د) مذہبی

24۔ انگریزوں کے برصغیر پر قبضے کے بعد جو نظام تعلیم متعارف کروایا اس میں زبان کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔
(الف) اُردو (ب) ہندی (ج) انگریزی (د) فارسی

25۔ انگریزوں کے ہندوستان پر قبضے کے وقت سرکاری زبان کا درجہ حاصل تھا۔
(الف) اُردو زبان کو (ب) ہندی زبان کو (ج) انگریزی زبان کو (د) فارسی زبان کو

26۔ اُردو لکھی جاتی تھی:
(الف) عربی رسم الخط (ب) فارسی رسم الخط (ج) ہندی رسم الخط (د) جاپانی رسم الخط

27۔ ہندی لکھی جاتی تھی۔
(الف) عربی رسم الخط (ب) فارسی رسم الخط (ج) جاپانی رسم الخط (د) دیوناگری رسم الخط

28۔ مولانا جمال الدین افغانی نے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کے قیام کی بات کی۔
(الف) 1867ء (ب) 1869ء (ج) 1879ء (د) 1889ء

29۔ مولانا عبدالحلیم شرر نے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کے قیام کی بات کی۔
(الف) 1860ء (ب) 1870ء (ج) 1880ء (د) 1890ء

30۔ مولانا مرتضیٰ احمد میکش نے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کے قیام کی بات کی۔
(الف) 1928ء (ب) 1929ء (ج) 1930ء (د) 1931ء

31۔ قائداعظمؒ نے پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں اسلامی ریاست کے تصور کی وضاحت کی۔
(الف) 9 اگست 1947ء (ب) 10 اگست 1947ء
(ج) 11 اگست 1947 (د) 14 اگست 1947ء

32۔ آپ ﷺ سے سزا روکنے کے لیے عورت کی چوری کی سفارش کی گئی۔
(الف) بنو ہاشم قبیلے کی (ب) بنو قریظہ قبیلے کی (ج) بنو مخزوم قبیلے کی (د) بنو غطفان قبیلے کی

33۔ برصغیر پاک و ہند میں دو قومی نظریے کی ابتدا فتح سندھ سے ہوئی۔
(الف) راجہ داہر کی (ب) محمود غزنوی کی (ج) محمد بن قاسم کی (د) حجاج بن یوسف کی

34۔ غزنوی دورِ حکومت میں موجود پاکستانی علاقوں میں رواج پکڑا۔
(الف) عربی زبان نے (ب) فارسی زبان نے (ج) ہندی زبان نے (د) براہوی زبان نے

35۔ سلطنت دہلی کا دورِ حکومت رہا۔
(الف) 1522ء (ب) 1524ء (ج) 1526ء (د) 1528ء

36۔ خاندان غلاماں، خاندانِ خلجی، خاندانِ تغلق، سادات اور لودھی خاندان نے حکومت کی۔
(الف) مغلیہ دور میں (ب) دہلی دور میں (ج) غزنوی دور میں (د) پرتھوی دور میں

37۔ مغلیہ سلطنت قائم رہی۔
(الف) 1800ء (ب) 1853ء (ج) 1857ء (د) 1859ء

38۔ بابر، ہمایوں، اکبر، جہانگیر، شاہجہاں اور اورنگ زیب مشہور حکمران تھے۔
(الف) مغلیہ دور حکومت کے (ب) غزنوی دورِ حکومت کے
(ج) شبلی دور حکومت کے (د) پرتھوی دور حکومت کے

39۔ انگریزوں نے 1857ء کی جنگ آزادی میں شکست دینے کے رنگون (میانمار) میں قید کر دیا۔
(الف) مغل بادشاہ اورنگ زیب (ب) مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر
(ج) مغل بادشاہ جہانگیر (د) مغل بادشاہ شاہجہان

40۔ کانگریس کی بنیاد رکھی گئی۔
(الف) 1883ء (ب) 1884ء (ج) 1885ء (د) 1886ء

41۔ سرسید احمد خان پیدا ہوئے۔
(الف) 1814ء (ب) 1815ء (ج) 1816ء (د) 1817ء

42۔ سر سید احمد خان نے وفات پائی۔
(الف) 1888ء (ب) 1890ء (ج) 1898ء (د) 1900ء

43۔ چودھری رحمت علی پیدا ہوئے۔
(الف) 1880ء (ب) 1885ء (ج) 1887ء (د) 1897ء

44۔ چودھری رحمت علی نے قانون کے شعبے میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔
(الف) آکسفورڈ کالج نے (ب) علی گڑھ کالج سے (ج) کیمبرج کالج سے (د) اسلامیہ کالج سے

45۔ کیمبرج کالج (یونیورسٹی) ہے:
(الف) امریکہ میں (ب) برطانیہ میں (ج) چین میں (د) جرمنی میں

46۔ چودھری رحمت علی کا مشہور کتابچہ 'Now or Never' مشتمل تھا۔
(الف) 2 صفحات پر (ب) 3 صفحات پر (ج) 4 صفحات (د) 5 صفحات

47۔ انگریزوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کی۔
(الف) 1200ء میں (ب) 1400ء میں (ج) 1600ء میں (د) 1800ء میں

48۔ قائداعظمؒ نے احمد آباد میں خطاب فرمایا:
(الف) 29 دسمبر 1940 (ب) 28 دسمبر 1940 (ج) 30 دسمبر 1940 (د) 23 دسمبر 1940

49۔ قائداعظمؒ برصغیر کی سیاست سے مایوس ہوئے۔
(الف) 1929ء (ب) 1930ء (ج) 1932ء (د) 1933ء

50۔ برصغیر کی سیاست سے مایوسی کے بعد آپ کو سیاست میں واپس آنے کے لیے قائل کیا۔
(الف) چودھری رحمت علی نے (ب) آئی۔آئی چندر ریگر نے (ج) لیاقت علی خان نے (د) علامہ محمد اقبالؒ نے

51۔ اردو ہندی تنازعہ کب شروع ہوا؟
(الف) 1867ء (ب) 1863ء (ج) 1865ء (د) 1861ء

52۔ اسلام کا پہلا رکن ہے۔
(الف) توحید و رسالت (ب) نماز (ج) روزہ (د) زکوٰۃ

53۔ جنگ آزادی کب لڑی گئی؟
(الف) 1855ء (ب) 1857ء (ج) 1859ء (د) 1861ء

54۔ اسلام میں اقتدار اعلیٰ کا مالک کون ہے؟
(الف) اللہ تعالیٰ (ب) پارلیمنٹ (ج) صدر مملکت (د) عوام

55۔ قرارداد لاہور (23 مارچ 1940ء) میں خطبہ صدارت کس نے دیا؟
(الف) قائداعظمؒ (ب) شیر بنگال اے۔کے فضل الحق (ج) مولانا محمد علی جوہر (د) لیاقت علی خاں

56۔ 1930ء میں مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصور دینے والی شخصیت ہے۔
(الف) قائداعظمؒ (ب) چودھری رحمت علی (ج) سر آغا خاں (د) علامہ محمد اقبالؒ

57۔ قیام پاکستان کس صدی کا واقعہ ہے؟
(الف) اٹھارہویں (ب) انیسویں (ج) بیسویں (د) اکیسویں

58۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان کا افتتاح ہوا۔
(الف) یکم جولائی 1948ء (ب) 5 مئی 1948ء (ج) 14 اگست 1949ء (د) یکم اکتوبر 1949ء

59۔ نظریہ پاکستان کی بنیاد ہے۔
(الف) اجتماعی نظام (ب) لائحہ عمل (ج) ترقی پسندیت (د) اسلامی نظریہ حیات

60۔ لفظ پاکستان کے خالق ہیں۔
(الف) علامہ اقبالؒ (ب) سر آغا خاں (ج) چودھری رحمت علی (د) سر سید احمد خاں

61۔ علامہ محمد اقبالؒ نے خطبہ الہٰ آباد کب دیا؟
(الف) 1929ء (ب) 1930ء (ج) 1933ء (د) 1940ء

62۔ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔
(الف) نماز (ب) زکوٰۃ (ج) روزہ (د) حج

63۔ نظریہ انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو کیا دیتا ہے؟
(الف) پیار (ب) نظم وضبط (ج) عزت (د) حقوق

64۔ پاکستان ایک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مملکت ہے۔
(الف) سیاسی (ب) معاشی (ج) نظریاتی (د) ثقافتی

65۔ نظریہ پاکستان کس کے اُصولوں پر مبنی معاشرے کی تخلیق کا نام ہے؟
(الف) قرآن ونماز (ب) نماز وسنت (ج) اخوت و بھائی چارہ (د) قرآن وسنت

66۔ 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد کس کی جاگیریں چھن گئیں؟
(الف) ہندوؤں کی (ب) مسلمانوں کی (ج) عیسائیوں کی (د) انگریزوں کی

67۔ انگریزوں نے کن کو جاگیریں اور زمینیں وغیرہ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا؟
(الف) عربوں کو (ب) یورپی لوگوں کو (ج) ہندوؤں کو (د) مسلمانوں کو

68۔ اخوت درس دیتی ہے۔
(الف) بھائی چارے کا (ب) اکٹھے کام کرنے کا (ج) دشمنی رکھنے کا (د) لڑائی جھگڑا کرنے کا

69۔ آپ ﷺ نے کس چیز کو حرام قرار دیا؟
(الف) دوستی کرنے کو (ب) کاروبار کرنے کو (ج) تعلقات بڑھانے کو (د) سود لینے دینے کو

70۔ اسلام کا چوتھا رکن کون سا ہے۔
(الف) نماز (ب) روزہ (ج) حج (د) زکوٰۃ

71۔ چوہدری رحمت علی نے کب کتابچہ (Now or Never) لکھا؟
(الف) 1935ء میں (ب) 1933ء میں (ج) 1906ء میں (د) 1946ء میں

72۔ سر سید نے مسلمانوں کو کب الگ قوم کہا؟
(الف) 1935ء میں (ب) 1849ء میں (ج) 1906ء میں (د) 1867ء میں

73۔ برصغیر کس بنیاد پر تقسیم ہوا؟
(الف) ویول کے برصغیر آنے کے بعد (ب) کرپس تجاویز کے بعد (ج) سائمن کمیشن کے بعد (د) دوقومی نظریے پر

74۔ قائداعظمؒ نے سٹیٹ بنک کا افتتاح کیا؟
(الف) 1945ء میں (ب) 1946ء میں (ج) 1947ء میں (د) 1948ء میں

75۔ ''ہمارا رہنما اسلام ہے اور رہی ہماری زندگی کا مکمل ضابطہ ہے''، فرمایا۔
(الف) علامہ اقبالؒ (ب) قائداعظمؒ (ج) چوہدری رحمت علی (د) سرسید احمد خاں

76۔ قائداعظمؒ نے حکومت پاکستان کے افسران سے خطاب کیا۔
(الف) 1946ء میں (ب) 1948ء میں (ج) 1947ء میں (د) 1945ء میں

77۔ نظریہ کو انگریزی زبان میں کیا کہتے ہیں؟
(الف) آئیڈیالوجی (ب) مشترکہ کونسل (ج) زبان (د) مقاصد

78۔ نظریے کے ماخذ کے کتنے عناصر ہیں؟
(الف) 6 (ب) 5 (ج) 3 (د) 4

79۔ یہ کس کے الفاظ ہیں کہ ''عام زندگی کا ضابطہ یا کوئی پروگرام جس کی بنیاد فکر و فلسفہ پر استوار ہو آئیڈیالوجی کہلاتا ہے''۔
(الف) ڈاکٹر فیضان (ب) ڈاکٹر عباد (ج) ڈاکٹر جارج براس (د) ڈاکٹر شرجیل

80۔ ہر دور میں۔۔۔۔۔۔ کی تشکیل میں مشترکہ رسم و رواج کا بڑا عمل دخل رہا ہے۔
(الف) رسم (ب) رواج (ج) نظریات (د) زندگی

81۔ علامہ اقبالؒ کے مطابق انڈیا ایک۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔
(الف) برصغیر (ب) ملک (ج) قوم (د) گھر

82۔ علامہ اقبالؒ اسلام کو ایک۔۔۔۔۔۔۔ مانتے ہیں۔
(الف) قوم (ب) دین (ج) مکمل نظام حیات (د) نظریہ حیات

83۔ علامہ اقبالؒ نے نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر کے مسلمانوں کو کس چیز کا حکم دیا۔
(الف) حرم کی پاسبانی (ب) اسلام کی تبلیغ (ج) محنت (د) جدوجہد

84۔ اسلام کا دوسرا رکن ہے۔
(الف) روزہ (ب) زکوٰۃ (ج) نماز (د) حج

85۔ اسلامی ریاست اور معاشرے کی بنیاد ہے۔
(الف) مشاورت (ب) لڑائی (ج) قانون (د) غریبی

86۔ پاکستان کے نظریے کی اساس ہے۔
(الف) دین اسلام (ب) جہاد (ج) نماز (د) زکوٰۃ

87۔ نظریہ سیاسی اور تمدنی اُصولوں کا مجموعہ ہے جس پر کسی قوم یا تہذیب کی استوار ہوتی ہیں۔
(الف) تخلیق (ب) بنیادیں (ج) ریاست (د) دوقومی

88۔ نظریہ پاکستان قرآن و سنت کے اُصولوں پر مبنی معاشرہ کی۔۔۔۔۔ کا نام ہے۔
(الف) دین اسلام (ب) نظریہ (ج) بنیادیں (د) تخلیق

89۔ نظریہ پاکستان ایک ایسی ریاست کے قیام کا نام ہے جہاں عوامی۔۔۔۔۔ کا خیال رکھا جائے۔
(الف) فلاح و بہبود (ب) تخلیق (ج) ریاست (د) نظریہ

90۔ اسلامی ۔۔۔۔۔۔ اور معاشرے کی بنیاد مشاورت ہے۔

(الف) ریاست (ب) مشاورت (ج) نظریہ (د) قرآن وسنت

91۔ پاکستان میں ۔۔۔۔۔۔ کو تحفظ دینے کی سوچ بھی قیام پاکستان کے مطالبے کے پس منظر میں شامل تھی۔

(الف) اقلیتوں (ب) مسلمانوں (ج) نظریہ (د) غریبی

92۔ ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے اپنے خطبہ آلہ آباد (1930)ء میں مسلمانوں کے لیے الگ ۔۔۔۔ کا تصور پیش کیا۔

(الف) مذہب (ب) ریاست (ج) قانون (د) نظریہ

93۔ اسلام کا پانچواں رکن ہے۔

(الف) زکوٰۃ (ب) حج (ج) روزہ (د) نماز

94۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ ہے۔

(الف) تدریس (ب) قانون (ج) اخلاق (د) حیات

95۔ برصغیر کے مسلمانوں کو رنگ و نسل کے بت توڑنے کا مشورہ دیا۔

(الف) گاندھی نے (ب) قائداعظم نے (ج) اسر سید احمد خان (د) علامہ محمد اقبال

جوابات

1	د	2	ب	3	الف	4	الف	5	د
6	ب	7	ج	8	الف	9	ب	10	الف
11	ج	12	د	13	الف	14	ب	15	ج
16	ج	17	ج	18	الف	19	ب	20	الف
21	ب	22	الف	23	ب	24	ج	25	الف
26	الف	27	د	28	ج	29	د	30	الف
31	ج	32	ج	33	ج	34	ب	35	ج
36	ب	37	ج	38	الف	39	ب	40	ج
41	د	42	ج	43	د	44	ج	45	ب
46	ج	47	ج	48	الف	49	د	50	ج
51	الف	52	الف	53	ب	54	الف	55	الف
56	د	57	ج	58	الف	59	د	60	ج
61	ب	62	ب	63	ب	64	ج	65	د
66	ب	67	ج	68	الف	69	د	70	ب
71	ب	72	د	73	د	74	د	75	ب
76	ج	77	الف	78	ب	79	ج	80	ج
81	الف	82	ج	83	الف	84	ج	85	الف
86	الف	87	ب	88	د	89	الف	90	الف
91	الف	92	الف	93	ب	94	ب	95	د